غزوہ بدر کا آغاز

17 رمضان سن ۲ ہجری میں
پیش آیا۔ مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان بڑا قافلہ کی خبر کر
رسولؐ جس قافلہ کے تعاقب میں ذوالعشیرہ تشریف
لے گئے وہ بچ کر شام چلا گیا۔ آپؐ نے اسی کی
تاک میں تھے اور دو آدمی اس کی خبر لانے کے لئے
شام کے مقام اوڑاہ تک بھیجے۔ خبر ملتے ہی مدینہ
میں آپؐ نے صحابہ کو نکلنے کی دعوت دی مگر فرض
قرار نہ دیا۔ جس میں 313، 314 یا 317 آدمیوں نے لبیک
کہا۔ جس میں 82،83 یا 86 مہاجرین تھے اور 61 قبیلہ
اوس کے اور 170 قبیلہ خزرج کے انصار تھے۔ سواری میں 2 گھوڑے
70 اونٹ تھے۔ رسولؐ نے اس کے لیے *سفید جھنڈا باندھا
اور مصعب بن عمیر کے حوالے کیا۔ *مہاجرین کا جھنڈا حضرت
علی کو دیا

انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس

مدینہ کا نظام — امیر مقرر کیا حضرت ابن ام مکتوم کو

لیکن روحا پہنچ کر ابو لبابہ بن عبد المنذر کو روانہ کیا۔

بدر منین — ایک شخص — ایسا شفاف پانی کہ چاند بھی نظر آئے۔

155 km کے فاصلے پر ہے۔ ہر طرف پہاڑ ہیں۔

3 راستے ① قریبی عدوۃ الدنیا

② دور

③ شمالی

مکہ سے شام جانے کیلئے زیادہ تر لوگ قافلے یہاں پڑاؤ ڈالتے تھے۔ بہت سرسبز علاقہ باغات / چشمے تھے۔ لہذا قافلے کے یہاں پر پڑاؤ ڈالنے پر مسلمان تینوں راستے بند کر دیں۔ قافلہ — مسلمان جب مکہ سے مدینہ آئے تھے۔ کافروں کا ایک تجارتی قافلہ گیا تھا شام کی طرف۔ انہوں نے اپنا کافی ساز و سامان بیچ کر اُس تجارتی قافلے میں لگایا تھا۔ تاکہ اس نفع سے مسلمانوں کو ختم کر دیں۔

اس قافلے میں

50 ہزار اشرفی کا مال 30/40 سے زیادہ محافظ نہ تھے۔

قافلے کا سردار — ابوسفیان تھا۔ شام سے قافلہ آ رہا تھا۔

ان کا مقصد قافلے کو بچانا + اور مسلمانوں کو ختم کرنا۔

ابوسفیان کا قافلہ — مسلمانوں سے بچ کر نکل گیا اور منع کر دیا اہل مکہ کو لیکن ابوجہل قریش کے لوگ۔ کو ضد آ گئی۔

جبکہ ابوسفیان نے پیغام بھیجا تھا۔

ابوجہل کا تکبر کہ اب ہم واپس نہیں جائیں گے اور مسلمانوں کو ختم کریں گے اور پہاڑوں کے پیچھے ایک وسیع میدان میں

کر پڑاؤ ڈالا۔

آپؐ کو اہل مکہ کے نکلنے کی خبر بھی ہو چکی تھی۔ آپؐ نے مسلمانوں کو اکٹھا کر کے مشورہ کیا۔

ابوبکر رضؓ نے بھی اچھی بات کی اور حضرت عمرؓ نے بھی اچھی بات کی اور حضرت مقدادؓ نے کہا کہ ہم آپؐ کو بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہیں گے۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 24

جنہوں نے موسیٰؑ کو انکار کیا تھا۔

پھر آپؐ نے مشورہ مانگا۔ مدینہ کے رئیس سعد بن معاذؓ کا وہی مقام تھا جو مہاجرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا تھا۔

مدینہ کے انصار کا لیڈر

انہوں نے کہا کہ ہم آپؐ کے ساتھ رہنے میں نہ ہچکچائیں گے۔

* آپؐ بھی اسی شام بدر پہنچے اور عدوۃ الدنیا کے قریب پڑاؤ ڈالا۔

← حضرت حباب بن منذر نے مشورہ دیا کہ جو چشمہ قریب ہے وہاں چلیں مسلمان اپنے لیے حوض بنا کر پانی جمع کر لیں اور باقی چشمے بھاڑ دیں تا کہ دشمن کو پانی نہ ملے۔

خیابان / خیمہ ← وہاں ایک مسجد بن گئی ہے مسجد عریش

پھر آپؐ کیلئے ایک چھپر / ← جس پر انصاری جوانوں کی ایک جماعت سعد بن معاذؓ کی قیادت میں نگرانی کیلئے مقرر ہوئی تھی۔

← پھر آپؐ نے جماعت کو تشکیل کیا۔ میدان جنگ کا چکر لگایا۔ ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ انشاء اللہ۔ پھر ایک درخت کے

پاس نماز ادا کی۔ مسلمانوں نے بھی پرسکون نیند لی۔
اللہ نے بارش برسائی۔ پھر 17 رمضان کو دونوں
فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ جہاں آپؐ نے
دعا کی کہ اے اللہ قریش کے مغرور لوگ یہ
تجھے اور تیرے رسول کو ہرانے آئے ہیں۔
بہت دعا کی اتنا مشغول کہ چادر گر گئی۔ پھر آپؐ نے
حکم دیا کہ جب تک میرا حکم نہ آئے لڑائی شروع نہ کرنا
جب تم پہ آ جائیں تو تیر برسانا اور بچانے کی کوشش
کرنا۔ جب تمہارے سر پہ چھا جائیں تو تلوار نکالنا۔
پھر خیمہ میں واپس آ گئے۔

* ادھر آپؐ نے خلوص سے دعا کی ادھر ابوجہل
نے بھی خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر فیصلے کی دعا کی کہ
جو آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے فتح دیں اور
جو صلہ رحمی کا توڑنے والا ہے شکست دیں۔

→ قریش کے تین سردار شیبہ، ولید بن عتبہ اور
ربیع آگے بڑھے اور مسلمان کو جنگ کی دعوت دی۔

→ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عبیدہؓ، حضرت حمزہؓ اور
حضرت علیؓ آگے بڑھے۔ یہ مہاجرین میں سے تھے۔ مسلمانوں
کے جرنیل۔

حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو، حضرت علیؓ نے ربیع کو،
حضرت ابو عبیدہ نے عتبہ کو حضرت علیؓ اور حضرت
حمزہؓ نے مل کر مارا۔ حضرت عبیدہ زخمی ہو گئے
تھے ان کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ جنگ کے چار/پانچ دن بعد
صفرہ کے مقام پر شہید ہو گئے۔

احد احد بھی پکارا۔

مقابلہ

قریش یکبارگی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور مسلمانوں نے بھی کیا۔

* پھر آپ ﷺ کو ایک جھپکی آئی۔ پھر آپ ﷺ نے کہا ابو بکر خوش ہو جاؤ اللہ کی مدد آن پہنچی۔

حضرت جبرائیل ؑ + ایک ہزار فرشتوں سے مدد

پھر آپ ﷺ نے سورۃ القمر کی آیت پڑھی۔

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گا۔

آپ ﷺ نے ایک ~~بھر~~ مٹھی بھر مٹی ان کی طرف ماری جو تمام مشرکین کی آنکھوں + نتھنوں میں گئی اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ چڑھ دوڑو۔

مسلمانوں نے انکو قتل کیا قید کیا۔ اور مشرکین بھاگ نکلے۔

ادھر ابلیس انکو ~~بھڑکانے~~ (صورت) سراقہ بن مالک کی شکل میں موجود تھا۔ جب یہ حالات دیکھے تو بھاگ نکل کر خود بحر احمر میں ڈالا۔ لوگوں نے پوچھا تم کدھر دیکھ رہے ہو تو کہا مجھے نظر آتا ہے تم کو نہیں آتا۔

ابوجہل کو مشرکین کی جماعت نے حفاظت کی خاطر گھیر رکھا تھا اور ~~ادھر~~ ادھر عبدالرحمان بن عوف کو دو انصاری جوانوں نے جو دونوں بھائی تھے انکو کہنے لگے چچا جان ہمیں ابوجہل دکھلا دی جئے ہم اسکو مار ڈالیں گے یہ رسول ﷺ کو گالی دیتا ہے دونوں کو دکھلانے پر انہوں نے اس طرح لیا کہ صرف سانس آ رہی تھی۔ (معاذ / معوذ) ← شہید ہو گئے

(یہ بیان تھے)

ابوجہل کا سامان → حضرت سلیمان کے دور تک زندہ رہے۔

بھی انکو مرا ۔

(بدر یوں کے چیدہ اسماء)

حضرت سعد بن مسعود نے ابوجہل کو جا لیا اور سر کاٹ کر خدمت نبوی میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ بہت بڑا ہے جس تمام تعریف اللہ کیلئے

جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور تمام گروہوں کو شکست دے دی۔

غزوہ بدر کو یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔ حق و باطل میں فرق کیا

جس میں اپنے بہت قریبی لوگوں سے جنگ کی۔

* حضرت عمر رض نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا
* حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کا مقابلہ کیا
* اور مسلمانوں نے چچا عباس کو قید کیا۔

> 14 مسلمان شہید ہوئے۔ 6 مہاجرین + 8 انصار

لیے میدان بدر میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔

> مشرکین میں 70 مارے گئے 70 قید ہوئے۔

مارے جانے والے زیادہ تر لیڈر تھے۔ 14 کی لاشوں کو کھینچ کر گندے گڑھے میں پھینک دیا گیا۔

* رسول ﷺ نے بدر میں تین دن قیام فرمایا۔
* مشرکین کے ذریعے مکہ میں شکست کی خبر پہنچی انہوں نے لوگوں کو نوحہ سے منع کر دیا۔ تاکہ مسلمان خوش نہ ہوں۔ اسود نوحہ کرنا چاہتا تھا اسکے 3 بیٹے قتل ہو گئے تھے۔
* پھر آپ ﷺ نے دو لوگ مدینہ کی طرف بھیجے فتح کا اعلان کرنے
* ایک مدینہ کے بالائی علاقے کیلئے (عبداللہ بن رواحہ)
* ایک مدینہ کے نچلے علاقے کیلئے (زید بن حارثہ)

آپ ﷺ نے فرمایا ہے ابو جہل اس امت کا فرعون ہے -

بدر کے لیے جاتے ہوئے آپ ﷺ کی بیٹی رقیہ بیمار تھیں
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انکے ساتھ رکنے کہہ دیا - انکے
نکاح میں تھیں - اسامہ بن زید بھی ساتھ
رُکے - فتح کی خبر تب پہنچی جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا
پر مٹی برابر کر چکے تھے -